206

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

ترسیل زر و انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۲	۳ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش	۱۵ شوال ۱۳۶۳ھ	۳ اکتوبر ۱۹۴۴ء	نمبر ۲۳۱

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی یکم ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ½۱ بجے شام یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کو پاؤں میں نقرس کا درد زیادہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں — حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ — قادیان یکم ماہ اخاء۔ سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ — سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو دل کے دورہ کی تکلیف ہوگئی۔ اور بلڈ پریشر بھی کچھ بڑھ گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں — صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی یہ اطلاع ہے کہ طبیعت پھر زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ بخار بھی ہوگیا ہے۔ اور کمزوری بھی زیادہ ہے۔ اور ساتھ ہی بے چینی بھی۔ احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں — خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کشمیر کے دورہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اور خانصاحب منشی برکت علی صاحب رخصت پر بمبئی تشریف لے گئے ہیں — خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالےٰ کے فضل

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۵ شوال ۱۳۶۳ھ

شاہ یوگوسلاویہ اور ملکہ ہالینڈ کو تبلیغ اسلام

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن کے تبلیغی خطوط

ایک گذشتہ پرچہ میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کی تبلیغی مساعی اور دنیا کے ہر طبقہ اور ہر ملک تک اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچانے کی تڑپ اور ایسا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دینے کے ضمن میں وہ خطوط اور ان کے جوابات درج کئے جا چکے ہیں۔ جو مولوی صاحب مکرم نے کینیڈا۔ آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے وزراء اعظم کو لکھے۔ گذشتہ جون میں آپ نے شاہ یوگوسلاویہ اور ملکہ نیدرلینڈز کو احمدیہ لٹریچر (یعنی احمدیت یا حقیقی اسلام۔ تحفہ شہزادہ ویلز اور اسلام) پیش کیا۔ جو ان دونوں نے قبول کر لیا۔ ذیل میں ان خطوط کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔ جو مولوی صاحب موصوف نے ان کو لکھے۔ شاہ یوگوسلاویہ کو لکھا۔

میں ایک عالمگیر تحریک یعنی احمدیت کا برطانیہ میں نمائندہ ہوں۔ اس تحریک کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں دورِ حاضرہ کے موعود نبی نے رکھی تھی۔ جس کی آمد کے بارہ میں مختلف اقوام کے انبیاء نے پیشگوئیاں کی تھیں۔ اور انہی کی ذات میں مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے ذریعہ بہت سے نشانات دکھائے۔ اور بکثرت امور غیبیہ پر مطلع کیا۔ جن میں سے اکثر کا پورا ہونا ہم پہلے ہی اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو اطلاع دی۔ کہ آپ کی تحریک تمام دنیا میں پھیل جائے گی۔ اور اقوام عالم اپنی روحانی پیاس کو اسلام کے شیریں۔ شفاف اور صاف چشمہ سے بجھائیں گی۔ اور بادشاہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ جو کتب میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں ان میں سے دو جماعت احمدیہ کے موجودہ امام کی تصنیف ہیں۔ جو کہ مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند اور آپ کے خلیفہ ثانی ہیں۔ خود موجودہ زمانہ میں روحانی دنیا کے بے نظیر انسان اور خدا تعالےٰ کا ایک زندہ نشان ہیں۔ کیونکہ آپ کی پیدائش سے کئی سال قبل آپ کے عظیم الشان اور جلیل القدر باپ کو اللہ تعالےٰ نے یہ خبر دی تھی۔ کہ انہیں ایک فرزند دیا جائے گا۔ جو سخت ذہین اور دل کا حلیم ہوگا۔ آپ کا جانشین ہوگا۔ آپ کے کام کی تکمیل کرے گا۔ اور آپ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیگا۔ وہ عظیم الشان مصلح ہوگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اور کہ خدا تعالےٰ اس سے کلام کرے گا۔ جیسا کہ وہ گذشتہ زمانوں میں اپنے برگزیدوں سے کلام کرتا رہا ہے۔ یہ پیشگوئی آپ کی ذات میں لفظ بلفظ پوری ہو چکی ہے آپ ۱۹۱۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کو مستقبل سے تعلق رکھنے والی کئی باتوں پر مطلع فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو موجودہ جنگ کے بارہ میں بھی کئی خبریں قبل از وقت بتائیں۔ ایک رویا میں آپ کو شمالی افریقہ کی لڑائی کا مفصل نقشہ دکھایا گیا۔ اور اتحادیوں کی آخری فتح کی خبر دی گئی۔ اس رویا نیز اس قسم کی بعض دیگر رویا کی تفاصیل یور میجسٹی کو اس پمفلٹ میں ملیں گی جو میں پیش کر رہا ہوں۔

مارچ ۱۹۴۱ء میں یور میجسٹی اور یوگوسلاوی قوم نے جس بہادری کے ساتھ جرمن فوجوں کا مقابلہ کیا۔ اس کی میرے دل میں بہت قدر ہے۔ یہ مقابلہ ایسا شاندار تھا۔ کہ موجودہ جنگ کے مؤرخین کبھی اسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اگر یور میجسٹی کی افواج جرمنوں کا ایسا سخت مقابلہ نہ کرتیں۔ تو جرمنی ایک ماہ قبل روس پر حملہ کر دیتا۔ اور اس صورت میں ممکن ہے جنگ کا نتیجہ اس سے بہت مختلف ہوتا۔ جو اب ہوگا۔ مگر یور میجسٹی کی افواج نے جرمنوں کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ اس سے روس پر جرمن حملہ میں تاخیر واقع ہوگئی۔ اور اس طرح یوگوسلاوی افواج نے موسم سرما سے قبل ماسکو کو جرمنوں کے قبضہ میں آنے سے بچا لیا۔

میں یور میجسٹی کی اپنے وطن میں کامیاب اور فاتحانہ واپسی کا خواہاں ہوں۔

شاہ یوگوسلاویہ کا جواب

شاہ موصوف کے پرائیویٹ سکرٹری نے لکھا مجھے ہز میجسٹی نے حکم دیا ہے۔ کہ ان کتب کے لئے جو آپ نے بکمال مہربانی ارسال کی ہیں۔ ان کی طرف سے آپکا شکریہ ادا کروں ہز میجسٹی آپ کی نیک خواہشات نیز ان جذبات کے لئے جو اہل یوگوسلاویہ کے متعلق آپ نے ظاہر کئے ہیں۔ آپ کے ممنون ہیں۔

ملکہ ولہیلمینا کے نام خط

ملکہ موصوفہ کی خدمت میں مولوی صاحب مکرم نے لکھا۔ کہ میں برطانیہ میں عالمگیر تحریک احمدیت کا نمائندہ ہوں۔ اور یور میجسٹی کی خدمت میں چند کتب پیش کرنا چاہتا ہوں ڈچ ایسٹ انڈیز۔ جاوا اور سماٹرا میں آپ کی رعایا کے ہزاروں افراد اس جماعت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ ان ممالک کے نوجوانوں کے کئی گروہ اس جماعت کے مرکز یعنی قادیان میں دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے گئے۔ اور ان میں سے کئی السنۂ شرقیہ کی انتہائی ڈگری حاصل کرنیکے بعد اپنے ممالک میں واپس پہنچ چکے ہیں۔ تا اپنے اہل وطن کو دینی علوم سکھائیں ۱۹۳۰ء میں یور میجسٹی کا ایک قونصل قادیان گیا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر: غلام نبیؐ

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا اور قادیان سے شائع کیا۔

اوران طلباء سے ملکر بہت خوش ہوا۔ میں یور میجسٹی کو یہ اطلاع دینے میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ جہاں تک میرا علم ہے۔ ڈچ حکام کا نقطہ نگاہ ہماری جماعت کے متعلق ہمدردانہ ہے۔ اور یور میجسٹی کی حکومت میں جو مذہبی آزادی ہم لوگوں کو حاصل ہے۔ اس کے لئے میں آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اسی تعلق کے پیش نظر میں نے یہ کتب پیش کرنے کی جرأت کی ہے۔ تاکہ آپ احمدیت کی تعلیم سے آگاہ ہو سکیں۔

تحریک احمدیت بخلاف دیگر دنیوی تحریکات کے ایک آسمانی تحریک ہے۔ جسکی بنیاد اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے رکھی۔ آپ ہی وہ دولہا ہیں۔ جسکی کنواریاں منتظر تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے مخلوق پر رحم کرکے آپ کو مبعوث فرمایا۔ تاآپ چاہ ضلالت اور معصیت میں ڈوبی ہوئی دنیا کو پاکیزگی۔ انصاف اور امن و فلاح کا رستہ دکھائیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی خبر دی۔ کہ وہ وقت عنقریب آئے گا۔ جب زمین پر امن و امان اور پاکیزگی کا دور دورہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ بھی خبر دی۔ کہ گو آپکی مخالفت بہت شدید ہوگی۔ مگر جو بیج آپ کے ہاتھوں بویا گیا ہے۔ وہ بڑھے گا اور پھلے گا اور پھولیگا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسے اکھیڑ نہ سکے گی۔ اور کہ اللہ تعالیٰ آپ پر برکات نازل فرمائے گا۔ حتیٰ کہ بادشاہ آپکے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ سے یہ بھی وعدہ فرمایا۔ کہ اس کے رستہ میں جو لوگ آپ کی مدد کریں گے۔ وہ ان کی مدد فرمائے گا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کے ذریعہ بہت سے نشانات دکھائے۔ جن میں بعض کا ذکر پیشکردہ کتب میں موجود ہے۔ ان میں سے دو کتب جماعت احمدیہ کے موجودہ امام کی تصنیف ہیں۔ جو اپنی ذات میں خدا تعالےٰ کا ایک زندہ نشان ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے چودہ سو سال قبل اور ایک مسلمان ولی اللہ نے آٹھ سو سال قبل یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ مسیح موعود کا ایک لڑکا آپ کا جانشین ہوگا۔ اور آپ کے کام کی تکمیل کرے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سب اقوام تک پہنچائیگا۔ اور اسکی شہرت دنیا کے کناروں تک پھیلے گی۔ اور اس کے ذریعہ اقوام برکت حاصل کریں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سے کلام کرتا ہے۔ اور امور غیبیہ سے آپ کو قبل از وقت مطلع کرتا ہے۔ اگر یور میجسٹی اسلام کی صداقت کا کوئی تازہ نشان دیکھنا چاہیں۔ ایسا نشان جو صرف دعاؤں سے ہی حاصل ہو سکتا ہو۔ تو اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اس بارہ میں لکھا جائے۔ تو آپ دعا فرمائیں گے کہ یور میجسٹی۔ شاہی خاندان اور یور میجسٹی کی حکومت کی اپنے وطن کو فاتحانہ واپسی کا خواہاں ہوں۔

ملکہ ولہیلمنا کی طرف سے جواب

ملکہ موصوفہ کی طرف سے ڈچ کونسل جنرل نے مولوی صاحب مکرم کو لکھا۔ کہ آپ کا خط اور مرسلہ کتب ہر میجسٹی کو پہنچا دی گئی ہیں۔ ملکہ موصوفہ نے آپ کے تحفہ کو قبول فرمایا۔ اور مجھے اس کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرنے کی ہدایت کی ہے۔

صاحب استطاعت اس کے نام خطبہ نمبر (پانچ روپے سالانہ) جاری کرادیں۔ تو موجب ثواب ہوگا۔ مفتی محمدؐ صادق۔

تقرر آڈیٹر۔ آئندہ کے لئے محمدؐ مقبول صاحب گلکار کو آڈیٹر جماعت احمدیہ سرینگر مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب کی صحت کے لئے دعا

(۱) مورخہ ۱۸/۹/۴۴ کو بروز جمعہ نماز جمعہ میں حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔ اور مورخہ ۱۲/۹/۴۴ کو جماعت شہر سیالکوٹ کی طرف سے ایک بکرا صدقہ دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ میاں صاحب کو اپنے فضل وکرم سے عاجلہ و کاملہ صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ چودھری اللہ دتہ نائب امیر و محاسب جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ۔ (۲) ۷ ستمبر کے الفضل میں صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی شدید علالت کی خبر سے سخت تشویش ہوئی۔ چنانچہ ۷ ستمبر کو نماز ظہر میں اجتماعی طور پر انتہائی الحاح سے بارگاہ الٰہی میں حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ کیلئے دعا کی گئی۔ اور نیز انفرادی طور پر تمام احباب ہر نماز میں اور دیگر اوقات میں برابر دعا میں مصروف رہیں گے۔ اور عاجز نے اپنے طور پر رات کو حضرت میاں صاحب کی صحت کے لئے *

درخواستہائے دعا

(۱) فادر بخش صاحب موگا کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۲) سید حسام الدین صاحب کٹکی کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۳) فیاض احمدؐ صاحب ولد میاں محمدؐ یعقوب صاحب قادیان بیمار ہیں۔ (۴) ہدایت اللہ صاحب منصور نئی دہلی بعض مشکلات میں ہیں۔ (۵) روشن الدین صاحب پنڈی چری اپنی مشکلات کی دوری اور دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کے خواہاں ہیں۔ (۶) عبدالقدیر صاحب حوالدار کلرک محاذ جنگ پر ہیں۔ اوران کا بھانجا بیمار اور خالہ زاد بھائی بعض مشکلات میں ہیں۔ (۷) عبدالرزاق صاحب اٹلی سے اپنی خیر و عافیت اور بخیریت واپسی کے خواہاں ہیں۔ (۸) محمدؐ ایوب صاحب آف مجوکہ بیمار ہیں۔ (۹) محمدؐ حسین صاحب کوٹ رحمت خاں کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۱۰) سید مشتاق احمدؐ صاحب سمبلپور اڑلیسہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۱۱) محمدؐ عبد اللہ صاحب ڈار کوئٹہ نے پیٹ کا اپریشن کروایا ہے۔ (۱۲) شیخ عبدالحکیم صاحب دہلی مقدمہ میں برأت کے خواہاں ہیں۔ (۱۳) مرزا کبیر الدین احمدؐ صاحب۔ اوران کی اہلیہ صاحبہ ہر دو لکھنؤ میں بیمار ہیں۔ (۱۴) لفٹیننٹ چودھری غلام محمدؐ صاحب کھوکھر ایم۔اے جہلم کی آنکھ پر ایک پھنسی نکلی ہوئی ہے۔ (۱۵) محمد ابراہیم ظفر صاحب کپورتھلوی حال امرتسر کی چھوٹی لڑکی بیمار ہے۔ ۱۶۔ مرزا عبدالرحیم صاحب امرتسر امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۱۷) واقفین دیہاتی مبلغین تحریک جدید کا امتحان شروع ہے۔ تمام واقفین کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۱۸) ملک عبدالرحیم صاحب دارالفضل کی اہلیہ صاحبہ اور چھوٹی لڑکی سخت بیمار ہیں۔ (۱۹) چودھری بدرالدین صاحب محلہ دارالبرکات عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

وفات

(۱) مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب بقاپوری قادیان کی خوشدامنہ مسماۃ بختاور بی بی بعمر ۸۵ سال ۲۰ ستمبر کو وفات پاگئیں۔ نماز جنازہ حضرت مولوی سید محمدؐ سرور شاہ صاحب نے پڑھائی۔ اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سردار حق نواز خاں قادیان۔ (۲) عاجز کے نانا مولوی سید انعام رسول سونگڑہ ۷ ستمبر کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام احمدی جماعت سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ خاکسار سید فضل عمر از سونگڑہ

(۳) میری والدہ صاحبہ یعنی اہلیہ صاحبہ ملک ہدایت اللہ خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب وفات پاگئیں۔ مرحومہ صحابیہ تھیں۔ نہایت نیک دل۔ مخلص احمدی خاتون تھیں۔ یتیم پروری اور غرباء پروری مرحومہ کا اعلیٰ وصف تھا۔ خوشاب کی احمدی مستورات میں وہ احمدیت کا نمونہ تھیں۔ سلسلہ کی ہر تحریک پر لبیک کہتی تھیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار ملک نصر اللہ خاں۔

(۴) بھائی محمدؐ حکیم خاں صاحب احمدی کا انتقال ۸/۹/۴۴ کو ہوگیا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم بھائی کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبدالغفار احمدی کانپوری۔

ولادت

(۱) میاں خیر دین صاحب احمدی آف چوڑوال کے ہاں خدا نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا۔ احباب درازیٔ عمر اور سلسلہ کا خادم ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ ارشاد الحق کپورتھلہ محصل آف چوڑوال۔ (۲) اللہ تعالیٰ نے مجھے تقریباً دس برس کے بعد ۲۰ ستمبر ۱۹۴۴ء کو لڑکی عنایت کی ہے۔ احباب صحت و درازیٔ عمر و خادمۂ دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار نذیر حسین پٹواری نہر احمد پور شرقیہ بہاول پور۔

خطبہ نمبر

ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں میں ایک غریب احمدی ہے۔ جو دوسروں کو تبلیغ کرتا رہتا ہے اسے خطبہ والے اخبار کی ضرورت ہے۔ مگر مقدرت نہیں رکھتا۔ اگر کوئی صاحب

---

* غربا کو کھانا کھلانے کا انتظام کیا ہے۔ نیز گھر میں سب افراد کنبہ دعائیں لگے ہوئے ہیں۔ خاکسار عبدالمجید خاں آف کپورتھلہ)

تعمیر نو

(از مکرم سید اختر احمد صاحب ایم۔اے لیکچرر پٹنہ کالج)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ جنگ عظیم کے مقاصد بڑے اعلیٰ بیان کئے جاتے تھے۔ انسانیت آزادی اور مساوات۔ مگر بعد از جنگ نیتیں بدل گئیں۔ اس باب میں ارباب تہذیب کی رسوائیاں مت پوچھئے۔ فتح کی بوتلوں سے سرشار خداوندوں سے عجیب خوب ہولیاں کھیلیں۔ کچھ سے اڑھسے شاہد و شراب میں غرق ہو کر سیل عشرت و طوفان بہار اٹھایا۔ ساحل نیل کی روئی کے کھیت گلے اور زریں خوشہ ہائے گندم بحر احمر کے بیچ اچھلے موتی۔ شام و فلسطین کے انگور و زیتون۔ دجلہ و فرات کی طرح بہتے ہوئے عراقی پٹرول کے چشمے۔ گنگ و جمن اور ہمالہ کی دولتیں مشرق بعید کے خنک سواحل کے بھر پور کشادہ دامن۔ بحر الکاہل کے تابناک سحر آگین۔ خواب آور اور حسن پرور جزیرے یہ سب اپنی ساری ممکنات کے ساتھ جنت نما تھے۔ اور لعنتوں کو خدایان اولمپس نے یا تو بندگان مشرق کے یہاں برآمد کر دیا یا رقیبان مغرب کے حساب میں درج کر لیا۔ نتیجہ رقیبان سرخ رو و اخضراں چشم ادھر تلملانے اور رقیب زرد رو کے مونہہ میں ادھر پانی بھر آیا۔ محکوم قومیں کبھی فریاد کرتیں۔ اور کبھی خدا سے آس لگا کے ایک آہ بھر کر بیٹھ جاتیں۔

اس جنگ جہاں سوز کے بے شمار بڑے نتائج رونما ہوئے۔ مگر صلح عالم فریب کا پھل ان سے بھی زیادہ تلخ تھا۔ سوائے روس کے اس تلخ گھونٹ کو سب نے پیا۔ فاتحوں نے شراب کہنہ کی سی سرمستیوں کی توقع میں مفتوحوں سے ہارے ہوئے جواریوں کی طرح اور محکوموں نے دست بدست دیگرے و پا بدست دیگرے کے حال میں مجبوراً۔ روس اشتراکی ہو گیا۔ وہ "امن بین الاقوامی" بساط پر سے پھر پیادہ کٹا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ ہر طرف تعمیر تو شروع ہوئی۔ مگر انہی پرانے اصول کے ماتحت۔ اندرونی قوانین سلطنت بھی وہی رہے اور خارجی پالیسی بھی وہی۔ ہارے ہوئے جواریوں نے پھر نئی چالیں چلیں تاکہ پانسہ پلٹے اور جیتے ہوئے شاطروں نے بھی داؤں داؤں لگائے۔ تا دو آتشہ کا مزہ آئے۔ ولسن کے نکات دھرے کے دھرے رہ گئے۔ ارباب وقت من مانی کرتے چلے گئے۔ اپنے ملک کے لوگوں کو الو بنایا۔ غیر ملکیوں سے لکشمی دیوی کی محبت حاصل کرنے کے لئے رقیبانہ چھیڑ چھاڑ ہونے لگی۔ اور محکوموں کے حال پر نوازشیں جاری رہیں۔

بالشویک روس نے دعوےٰ کیا۔ کہ وہ نئی بنیادوں پر امن و آشتی کی عمارت کھڑی کر رہا ہے۔ ایک نئے آدم کی تخلیق ہو رہی ہے۔ اور ایک عالمگیر بابرکت انقلاب برپا ہونے والا ہے۔ لیکن وہ اصل روس کا انقلاب بھی سطحی انقلاب تھا۔ خوئے آدم نہیں بدلی تھی۔ شیطان اس مصنوعی جنت میں سانپ بن کر رینگ رہا تھا۔ اقتصادی یا سیاست ملکی کی اصلاح تو کر لی گئی۔ مگر دلوں کی اصلاح نہیں ہوئی تھی۔ جن اقوام کی جوہر کالا دیو کو قید کر دیا گیا تھا۔ اقتصادی برتری کو زنجیریں پہنا دی گئی تھیں۔ لیکن افراد کی "انا" قابو میں نہ آئی تھی۔ ملک کے اندر سیاسی اقتدار کی حرص اور ہوس جاہ کی شکل میں انسان کی نفسانیت نے سر اٹھایا۔ اور انسان کے سب اعلیٰ درجوں میں بھی وہی کچھ ہوا جو فاشی اور نازی ملکوں میں ہوا۔ خون آشام پارٹی پرجز و تطہیر جماعت، ہولناک خطرناک مقدمے اور ٹراٹسکیوں کے شکار کے علاوہ ملک بھر میں خفیہ پولیس اور تنخواہ پانے والے مخبروں کا راج رہا۔ ایک خاص معاشی نظریہ نظام کے اجراء کے لئے ظالمانہ طریقوں کو حرمت قانون بخش کر روا رکھا گیا۔ اس مشق ناز میں حرمت بیس لاکھ کسان مر گئے۔ اور خدایان کریملن کی اس تازی کی ترکتاز پوری ہونے کے بعد اس ناکام زرعی نظام کو منسوخ کر دیا گیا۔

اگر روٹی پیٹ بھر بھی ملے۔ مگر اس طرح کہ جانوروں کو چارہ دیا جاتا تو اس سے بھوکے رہنا بہتر۔ اگر روس نے کرب و بلا کے ماحول کے ساتھ مادی جنت پیدا بھی کر لی۔ تو کس کام کی۔ روس کے معنے ماہرین تعلیم پرانے مکتبی ملاؤں کے ڈنڈے پر ہنستے ہیں۔ مگر اس کی حیرت کہ دو شہر شناس نیز گسنہ اشتراکیت کی برکت سے خدا بنے ہوئے اسٹالین اسی طرح آہنی کوڑے سے کام لیتا ہے جیسے تعلیم کا فیض پہنچانے کے لئے عہد گزشتہ کے مولوی ملا کھجور کی چھڑی اور ڈنڈے سے کام لیا کرتے تھے۔ یا پھر مادر روس اس جاہل ماں کی طرح ہے۔ جو اپنے بچے کا مونہہ دھلوانے کے لئے اسے مار مار کے ادھ موا کر دیتی ہے۔ یہ حالت تو حسن ظن کی صورت میں ہے۔ مگر بالشویک افسروں نے حسن ظن کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔ فورڈ اور روتھشیلڈ کی رقابت سے زیادہ بھیانک اسٹالین۔ زنوویو۔ کارل ریڈک۔ بخارن۔ اور ٹراٹسکی کی رقابتیں ثابت ہوئی ہیں۔ اگر سرمایہ دار اپنی ذاتی ترقی و اقتدار کے لئے انسانوں کے خون کو پانی سمجھتے ہیں۔ تو کیا بالشویک اشتراکیوں نے اس سے بہتر مثال پیش کی؟

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سرمایہ دار "بوژیوں" کی بدنیتی اور بد اعمالی سے تعمیر نو کے پردے کے پیچھے اس دوسری جنگ کی آگ بھڑکائی۔ اور حب الوطنی کا بیہودہ پن بھڑک بھڑک کر اسے پھیلایا ہے۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ بالشویکی فلسفے نے بھی اس آگ کو ہوا دی ہے ہتھیار بندی کی دوڑ اس سبب سے بھی تیز ہوئی۔ کہ بالشویک اشتراکیت کی تبلیغ کے لئے زور و ظلم مکر و فریب اور قتل و جنگ کو صرف جائز ہی نہیں بلکہ ضروری قرار دیتے رہے ہیں۔

غرض سرمایہ داروں اور آمروں نے مل کر اس دنیا کو ایک مہیب دوزخ کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ جہاں نئے کھلاڑی پھر نبرد آزما ہیں۔ انسانوں کا خون پھر ارزاں ہے۔ اور پھر بعد از جنگ کی تعمیر جدید کا سبز باغ دکھلایا جا رہا ہے۔ اگر انسانوں نے بعد از جنگ نئی شاخوں پر اور نئی فضا میں اپنا آشیانہ تہذیب تعمیر نہ کیا۔ تو حالیہ جنگ کے بعد بھی یہ خطرہ قائم رہے گا۔ کہ پرانی شاخوں پر تعمیر آشیانہ پھر نہ بکھر جائے۔ میں علم الٰہی کے ماتحت جو موجودہ زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا یقین کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ اگر دل نہ بدلے اور لوگ بدکاریوں کو ترک کر کے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ اور احمدیت کے جھنڈے کے نیچے نہ آ گئے۔ تو اس سے بھی زیادہ بھیانک اور تباہ کن جنگیں اس کرۂ ارض کو ایک بڑے مہیب قبرستان میں تبدیل کر دیں گی۔

تعمیر نو کی سخت ضرورت ہے۔ مگر انسانیت گزشتہ جنگ کے بعد کے حشر تعمیر کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی ہے۔ اور

"وہ جو رکھتے تھے ہم اک حسرت تعمیر سو ہے"
(غالب)

لیکن ہمیں فریب تعمیر کی ضرورت نہیں اور نہ گمراہ تعمیر کی۔ انقلاب ضروری ہے۔ مگر حقیقی انقلاب۔ محض سیاسی و اقتصادی تبدیلی سے تقدیر انسان نہیں بدل سکتی۔ مارکس نے معاشیاتی اسباب و علل پر حد سے زیادہ زور دیا۔ مگر تجربے کی کسوٹی پر یہ کھلا۔ کہ تاریخ کی مادی و معاشی تعبیر حقیقت کا ایک اہم رخ ہے۔ بنیاد نہیں۔ بنیاد جذبات انسانی کے اندر ہے۔ نفسی تمناؤں کے بطن میں ہے سچی بات یہ ہے۔ کہ بغیر نفسی تبدیلی کے کوئی انقلاب ممکن نہیں۔ اور اگر صالح نفسی انقلاب کے پس منظر میں معاشی انقلاب برپا نہ ہو۔ تو ظلم و ناانصافی نیا بہروپ بدل کر مقصد انقلاب کو فنا کر دیتی ہے۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی

لیغیروا ما بانفسھم۔ خدا تعالیٰ کا اٹل قانون ہے۔ جب تک انسان اپنے نفسوں میں تبدیلی نہ کریں۔ خدا کے سلوک میں بھی تبدیلی نہ ہوگی۔

ہم جنگ کی آگ مستقل طور پر اس وقت تک نہیں بجھا سکتے۔ جب تک اس آگ کو نہ ٹھنڈا کریں۔ جو دلوں پر جھانکتی ہے۔ اَلَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ ط

یہ نفسی انقلاب برپا کرنے کے لئے فیض خداوندی کے علاوہ تدبیر انسانی کی بھی ضرورت ہے۔ اور اگر بنظر غائر سے دیکھا جائے۔ تو انسانیت کی نجات اور ابدی فلاح کے لئے ہمیں ہر مورچے پر شیطان کو شکست دینی پڑے گی۔ اور سب سے پہلا مورچہ خود اپنا دل ہے۔ انقلاب افراد کے دل سے شروع ہوتا ہے۔ اسی سرچشمہ کا تزکیہ کامرانی کی ایسی نہریں پیدا کرتا ہے۔ جس کے کنارے امن کے باغ لہلہاتے ہیں۔ اور اس جنت کی ابدیت کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اقتصادی۔ سیاسی اور تعلیمی محاذوں پر بھی خود غرضی تکبر اور انانیت سے نبرد آزما ہوں۔ اور اسکی جڑیں کھود کر رکھ دیں۔ پس انقلاب حقیقی نفسی تبدیلی کے بطن سے پیدا ہوتا اور اقتصادی۔ سیاسی و تعلیمی تبدیلیوں کی بنا پر قائم و دائم رہتا ہے۔ اگر رحم کے اندر ہی جراثیم موجود ہوں۔ تو مولود آج نہیں کل ضرور امراض کا شکار ہو جائے گا۔

انسان مختلف تمدنوں کی لغزشوں سے سبق سیکھ سکتا ہے۔ انقلاب اسلامی کے لئے کربلا کی جنگ میں یزید کی فتح سیاسی و اقتصادی و اخلاقی طور پر ردِ انقلاب تھی۔ جس نے بعد میں روحانیت کو بھی صدمہ پہنچایا۔ اس ردِ انقلاب کی ابتدا شہادت عثمان سے ہوئی۔ عثمانؓ اور حسینؓ کا خون ایک ہی نفسی نوع کے لوگوں کی گردن پر ہے۔ اسلامی کلچر کی یہ افتاد ہمارے لئے اپنے اندر یہ سبق رکھتی ہے۔ کہ اگر صالح انقلاب بھی برپا ہو جائے۔ تو اس کے قیام کے لئے صرف حکومت کو نہیں۔ بلکہ ہر فرد کو ہی تعلیمی و تربیتی محاذ پر مسلسل گھوڑے باندھے رہنے چاہئیں۔ اسلام کے رعب سے بکثرت ایسے لوگ کوفہ و بصرہ کے گرد و نواح شام و مصر و عراق و ایران میں مسلمان ہوئے۔ جن کی اسلامی تربیت و تعلیم نہ ہو سکی۔ طبری کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ایسے ہی ناآشنائے اسلام لوگوں کی شتر بے مہاری کے سبب ابن سبا اور یزید کامیاب ہو گئے۔ خلاصہ یہ کہ روسی اشتراکیت صالح نفسی انقلاب برپا نہ کر سکی۔ اور مسلمانوں نے ایک پاک نفسی انقلاب کے برکات تو حاصل کر لئے۔ مگر تعلیم و تربیت کے میدان میں پوری سعی نہ کر سکے۔ اسلام نے دلوں کو ٹھیک کیا تھا۔ اور سرچشمہ کو پاکیزہ بنایا تھا۔ لہذا ملوکیت کے دور میں بھی چراغ مصطفوی کا نور چمکتا رہا۔ عمرؓ بن عبد العزیز۔ سلطان صلاح الدین اور ایسے بے شمار منصف اور حق آشنا بادشاہ ہوئے۔ مگر اشتراکیت دلوں کے چور کو نہ نکال سکی۔

بہر کیف مکمل اور پائندہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے ایسی تعمیر جدید اور نظام نو کی حاجت ہے۔ جو نفس کی پاک تبدیلی کی بنیاد پر قائم ہو۔ اور فی الفور اقتصاد۔ سیاست اخلاق اور تعلیم و تربیت کی مسلسل و دیرپا اصلاح کی طرف متوجہ ہو جائے۔ ہمیں روحانیت اور مادیت کے ازدواج میں برکت کوثر نظر آتی ہے۔ اس خیر کے حصول کے لئے ظلم کے قلعہ پر ہر طرف سے حملہ آور ہونا ضروری ہے۔ باب اقتصاد۔ باب سیاست اور باب تعلیم و نشر و اشاعت کو روحانی اور اخلاقی تلوار سے اپنا تابع بنانا چاہیئے۔

احمدی والدین سے!

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہٗ نے اطفال احمدیہ کی تربیت کو خدام الاحمدیہ کے فرائض میں سے قرار دیا ہوا ہے۔ مجلس اس بارے میں والدین کا تعاون چاہتی ہے۔ کیا آپ کا بچہ مجلس اطفال احمدیہ میں باقاعدہ طور پر شامل ہو گیا؟ کیا آپ کا بچہ اپنی مجلس کے لائحہ عمل پر عمل پیرا ہے؟ کیا آپ کا بچہ ۲ا نومبر (؟) کے اطفال احمدیہ کے امتحان کے نصاب شمائل احمدؑ (نصف آخر) کو تیار کر رہا ہے؟ مجلس امید کرتی ہے۔ کہ ان تمام سوالوں کا جواب آپ کی طرف سے اثبات میں ہوگا۔

(خاکسار مشتاق احمد مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

داڑھی رکھنا شعار اسلامی میں داخل ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شعار اسلامی قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور خلاف ورزی کرنے والے کو مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ کی وعید سنائی ہے۔ ترمذی شریف میں ہے۔ ان رسول اللہ صلعم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحیۃ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کم کرنے کا حکم دیا۔ مگر زمانہ کے تغیر کو دیکھو۔ کہ جب یہ حکم جاری ہوا۔ صحابہ کرامؓ داڑھی رکھتے اور مونچھوں کو کم کرتے تھے۔ اور اب یہ حال ہے۔ کہ داڑھیاں منڈائی جاتی ہیں۔ اور مونچھوں کو لمبا کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سچ فرمایا تھا۔ کہ ایمان ثریا پر پہنچ جائیگا۔ یعنی احکام کی صریح خلاف ورزی ہو گی۔ اب جبکہ مسیح موعود علیہ السلام کا دور دورہ ہے۔ احمدی احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ شعار اسلامی کو قائم کریں۔ اور یہ نمونہ قائم کریں کہ لوگوں کے احمدیت سے دور ہونے کا موجب نہ ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

”لوگ تمہاری ہر حرکت و سکون کو بغور دیکھتے ہیں۔ کیا ایسی بات ان کے لئے ٹھوکر کا موجب نہیں ہے۔ کیا اسکی وجہ سے سلسلہ کی بدنامی ہوتی ہے یا نہیں۔ کیا لوگ یہ بات زبان پر نہیں لاتے۔ کہ بھئی دیکھو۔ فلاں شخص احمدی ہے۔ اور داڑھی منڈا کر عیسائیوں یا ہندوؤں کی مشابہت بناتا ہے۔ اور ہم سے یہ چاہتا ہے۔ کہ ہم بھی احمدی ہو جائیں۔ بتاؤ تو ہی تمہاری اس ذرا سی بات کا تمہاری اور سلسلہ کی تبلیغ پر کیا اثر پڑتا ہے۔ لوگ تمہارے دلوں کو نہیں دیکھتے۔ نہ وہ تمہارے مخفی اعمال سے واقف ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے نزدیک بڑا معیار یہی ہے۔ کہ احمدی سلسلہ اگر خدائی سلسلہ ہے۔ تو اس کا ہر فرد اپنے معاملات اور شکل و شباہت میں سچا اسلامی نمونہ ہو۔ پس ایسا نہ کرو۔ کہ تمہاری وجہ سے کسی کو ٹھوکر لگے۔“

(ناظر تعلیم و تربیت)

دفتر اطلاع کر چکا

تحریک جدید کے ہر اس مجاہد کو جس نے سال دہم کا چندہ ادا کر دیا ہے۔ مگر اس کے گزشتہ سالوں میں سے کچھ نہ کچھ بقایا یا کوئی سال خالی ہے۔ اس کے خالی سالوں یا بقایا رقم کی اطلاع کر دی گئی ہے۔ تا اگر ان کے اخلاص۔ ایمان اور تقویٰ کا یہ تقاضا ہو۔ کہ تحریک جدید جیسے اہم جہاد میں شامل ہو کر رضاء الٰہی حاصل کرے۔ تو وہ اپنے پہلے دور کے دس سالہ چندہ کی تکمیل کر لے۔ جن کے دس سال پورے ادا ہیں۔ انکو بھی ”دفتری تصدیقی چٹھی“ ارسال ہو چکی ہے۔ پس دفتر ان دونوں قسم کی چٹھیوں سے فارغ ہو چکا ہے۔ اگر کسی نے سال دہم ادا کر دیا ہے مگر اسے بقایا وغیرہ کی اطلاع نہیں ملی۔ یا اس کے دس سال پورے ادا ہیں۔ لیکن اسے ”دفتری تصدیقی چٹھی“ نہیں ملی۔ تو انہیں فوراً ”دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید“ کو لکھ کر اپنا حساب معلوم کرنا چاہیئے۔ ممکن ہے۔ کہ ان کی حساب کی چٹھی راستہ میں گم ہو گئی ہو۔ یا تبدیلی پتہ وغیرہ کی وجہ سے نہ مل سکی ہو۔ بعض چٹھیاں عدم پتہ ہونے کی وجہ سے واپس آگئی ہیں۔ پس ایسے احباب فوری توجہ فرمائیں۔ لیکن جنہوں نے سال دہم ابھی تک ادا نہیں کیا۔ وہ اب ہوشیار ہو جائیں۔ اور سستی کو چستی سے بدل کر اپنا وعدہ جلد سے جلد مرکز میں داخل کر دیں۔ مگر یاد رہے۔ کہ سال دہم اور بقایا وغیرہ ادا کرنے کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء تک ہے۔ والسلام۔

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان۔

208

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفانِ زندگی کے نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وقف زندگی کرنے والے نوجوانوں پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ وہ وقتاً فوقتاً بذریعہ خطبات بالکل واضح فرما دیئے ہیں۔ مگر چونکہ حضرت مسیح موعود مہدی مسعود امام الزمان نے آئینہ کمالات اسلام میں مقدمہ حقیقت اسلام کے عنوان سے خود اس کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ لہٰذا واقفانِ زندگی کی واقفیت کے لئے ان کا بذریعہ اخبار شائع کرنا موزوں اور ضروری معلوم ہوتا ہے۔ امید ہے کہ سب اصحاب اس کے مطابق اپنی زندگی بنا کر احمدیت کا حقیقی نمونہ پیش کریں گے۔ انشاء اللہ۔

حضور فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے۔ دو قسم پر ہے۔

ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھیرایا جائے۔ اور اسکی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے۔ اور اسکی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جائیں۔ اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادت تمام سر پر اٹھا لیا جائے۔ اور نیز وہ تمام صداقتیں اور پاک معارف جو اسکی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں۔ بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے۔ کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جائے دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھائیں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔

پھر حضور فرماتے ہیں کہ خالق کی اطاعت اس طرح سے کہ اسکی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے تیار ہو۔ اور اسکی فرمانبرداری میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ دے۔ اور اسکے احکام کی عظمت کا پیار اور اسکی رضا جوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلا دے۔ کہ گویا کھا جانے والی ایک آگ ہے۔ یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے۔ یا بھسم کرنے والی ایک بجلی ہے۔ جس سے اپنی تمام قوتوں کے ساتھ بھاگنا چاہیئے۔ غرض اسکی مرضی ماننے کے لئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے۔ اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخموں سے مجروح ہونا قبول کرے۔ اور اس سے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات توڑ دے۔ اور خلق اللہ کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرق کی راہ سے قسام ازلی نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے۔ ان تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے۔ ان کو نفع پہنچا دے۔ اور ہر ایک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے۔ اور ان کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگا دے۔ مگر یہ الٰہی وقف محض اسی صورت میں اسم با مسمیٰ ہوگی جب تمام اعضاء الٰہی طاعت کے رنگ سے ایسے رنگ پذیر ہو جائیں۔ کہ گویا وہ ایک الٰہی آلہ ہیں۔ جن کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً افعال الٰہی ظہور پذیر ہوتے ہیں۔"

یہ حقیقی وقف کا نقشہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچا ہے۔ اور یہی پروگرام ہے۔ جس پر عمل کر کے ہم پورے واقف زندگی بن سکتے ہیں۔ مولیٰ کریم ہمیں اپنے فضل سے ایسا ہی بنا دے۔ آمین ثم آمین۔ والسلام۔

خاکسار محمد رفیع صوفی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھر۔ ضلع تھر پارکر سندھ۔

سپاسِ تعزیت

میرے محبوب و محترم بھائی جناب چودھری محمد اسمٰعیل صاحب پنشنر ای۔ اے سی و سپیشل کلکٹر اراضیات مرہونہ ضلع لائل پور و جھنگ ۲۸ جون ۱۹۴۴ء بمقام جھنگ انتقال فرما گئے۔ جس کی اطلاع ہونے پر کثرت سے احمدی احباب کے خطوط ہمدردی میرے نام اور حضرت والد صاحب قبلہ جناب مولوی ابو محمد عبد اللہ خان صاحب آف کھیوہ ضلع سیالکوٹ کے نام آئے ہیں۔ خطوط کی تعداد اتنی زیادہ ہے۔ کہ فرداً فرداً جواب دینا بہت مشکل ہے۔ اس لئے میں بذریعہ اخبار الفضل ان تمام بزرگ و عزیز کرم فرماؤں کا اپنی طرف سے و نیز جناب والد صاحب قبلہ کی طرف سے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے آمین

اس سلسلہ میں میں اس امر کا اظہار ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ اگرچہ جناب بھائی صاحب مرحوم مبایع نہ تھے۔ مگر ان کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے بہت بڑی ارادت تھی۔ وہ اس محبوب ہستی کے بلند اخلاق و زبردست قوت روحانی کے ہمیشہ قائل رہے۔ اور ضرورتوں و مشکلات کے وقت ہمیشہ دعا کے لئے حضور کی طرف رجوع فرمایا کرتے تھے۔ اکثر اوقات ہم لوگوں کو بتاکید حکم دیا کرتے تھے۔ کہ ہم ان کے متعلق دعا کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کریں۔ چنانچہ ہم لوگ ان کے اس ارشاد کی تعمیل کر دیا کرتے تھے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ خاندان نبوت کے ہر ممبر کی ان کے دل میں بہت بڑا احترام اور محبت تھی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ ان کے گہرے تعلقات تھے۔ اور ان کی نیکی صاف دلی۔ اور دیگر اخلاق حمیدہ کے بڑے مداح تھے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور کئی ایک اکابر سلسلہ کے لئے ان کے دل میں جذبات محبت و احترام ہمیشہ قائم رہے۔ جنکا ذکر وہ اکثر مجھ سے کیا کرتے تھے۔ دار الامان کو وہ ہمیشہ زمین محترم یقین کرتے تھے جس کی محبت ہمیشہ ان کے دل میں موجزن رہی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر وہ قادیان تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور جب کبھی باوجود خواہش کے وہ جلسہ میں شامل نہ ہو سکتے۔ تو افسوس کا اظہار کیا کرتے۔ انکا سارا خاندان حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے غلاموں میں شامل ہے۔ جس پر کبھی بھی انہوں نے ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ بخوشی اپنے بچوں کو قادیان جانے کی تحریک فرمایا کرتے تھے۔

اس میں شک نہیں ہے۔ کہ مسئلہ نبوت میں ان کا ہمیشہ ہمارے ساتھ اختلاف رہا لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ جو مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا غیر مبایعین آجکل بیان کر رہے ہیں۔ جناب بھائی صاحب کی نظر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام اس سے بہت بلند و بالا تھا۔ ان کی بڑی خواہش تھی اور ان کے دل میں بڑی تڑپ تھی۔ کہ دونوں فریقوں میں اتحاد و اتفاق کی صورت پیدا ہو جائے۔ کئی دفعہ اس قسم کی کوشش میں وہ شامل بھی ہوئے مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ بے شک انکو محبت تھی۔ اور ان کے لٹریچر کی تعریف کیا کرتے تھے۔ مگر جب کبھی مولوی صاحب اپنی تحریر یا خطبہ میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف سخت الفاظ استعمال کرتے۔ جناب بھائی صاحب ہمیشہ اس سے نفرت کا اظہار کرتے۔ قادیان میں جاری شدہ سکیموں کی امداد وہ کار ثواب یقین کیا کرتے تھے۔ اور کئی دفعہ دوسروں کے ذریعہ انہوں نے اپنا چندہ وہاں بھجوایا۔ اپنی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کی وصیت انہوں نے خود کرائی۔ اور انکی وصیت کی رقم خود ادا کی۔ قادیان میں کالج کے اجراء پر ۵۲۵ روپیہ چندہ اپنے ہاں سے بھجوایا۔ ان امور کے علاوہ وہ اپنی وصیت میں ایک ایسی یادگار چھوڑ گئے ہیں جس سے صاف طور پر ثابت ہو جائیگا۔ کہ ان کے دل میں قادیان کی ارض مقدس اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے لئے کس قدر احترام و عقیدت تھی انشاء اللہ تعالیٰ میں پھر کسی وقت اس کی نسبت مفصل عرض کرونگا۔ میں جہاں تک جان سکا ہوں ان کے عقائد و خیالات قریباً اسی قسم کے تھے۔ جنکا اظہار مکرمی سید امجد علی صاحب اپنے مضامین میں فرما رہے ہیں۔ اس لئے میں احمدی احباب سے مؤدبانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے مرحوم بھائی کے لئے درد دل سے دعائے مغفرت فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار غلام قادر باجوہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ اوکاڑہ

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۵۷۳ منکہ محمد ابراہیم جمعدار ولد نور الدین صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمرہ ۵۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۳ء ساکن قادیان۔ دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ دس مرلہ زمین سفید دارالرحمت میں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمدن پر ہے جو کہ اس وقت لعہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمدن کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- محمد ابراہیم جمعدار موصی دارالرحمت
گواہ شد:- ڈاکٹر محمد بخش سکرٹری وصایا دارالرحمت
گواہ شد:- علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

۷۶۲۲ منکہ ملک رسول بخش ولد ملک احمد یار قوم جٹ جو یہ پیشہ زمیندار و پنشن عمرہ ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن شہر ڈیرہ غازی خان حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی جائیداد ذیل کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) میری منقولہ جائیداد از قسم نقدی مال مویشی و زیورات وغیرہ کچھ نہیں ہے (۲) میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ الف سکنی جائیداد ایک مکان سکنی واقع شہر ڈیرہ غازی خان بلاک ۲۵ جو اپنے بھائی ملک عزیز محمد صاحب وکیل کے ساتھ حصہ برابر مشترکہ ہے۔ اس سالم مکان کی قیمت بازاری اندازی ۴۰۰۰/- روپے ہے۔ اور میرے حصہ کی مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کا دسواں حصہ مبلغ ۲۰۰/- ادا کر دیا ہے

(ب) جائیداد زرعی میری برائے اندراج کاغذات مال حسب ذیل ہے:- چاہ داکھاں والہ وغیرہ میں میرا حصہ اراضی ۲۲ کنال ہے جس کی بازاری قیمت اندازاً ۳۰۰۰/- روپیہ ہے (ج) چاہ عالی والہ وغیرہ واقع موضع دراحمان میں ۱۲ کنال ۷ مرلے۔ جس کی بازاری قیمت صرف ۳۰۰/- روپے ہے۔ یہ رقبہ سیم زدہ ہے اس حساب سے کل جائیداد کی قیمت ۳۳۰۰/- بنتی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مفاد اور سہولت کی خاطر ۲۷ کنال کا ٹکڑا کیچاہ داکھاں والہ سے بحق صدر انجمن احمدیہ انتقال کرا دیا ہے۔ اس ٹکڑے کی اندازی قیمت ۳۳۷۵/- بنتی ہے۔ اس ٹکڑے کی پیداوار فصل ربیع ۴۵ء سے صدر انجمن احمدیہ برداشت کرے گی۔ فصل خریف کا محصول مزارعان کو تکمیل وصیت معاف کر دیا ہے اس کے علاوہ میری پنشن بھی ہوگی۔ جو ابھی زیر خط و کتابت ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا مزید بر آں میرے مرنے پر اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ یہ وصیت مذکور بقائمی ہوش و حواس بخوشی خود تحریر کر دی ہے۔ العبد ملک رسول بخش اوورسیئر پنشنر۔ گواہ شد غلام حیدر سلدیا محمد ڈپٹی انسپکٹر استعمالی اراضی۔ گواہ شد:- لعل خان گرداوری۔

۷۶۷۹ منکہ سلطان خان ولد سلیمان خان صاحب قوم پٹھان پیشہ زمیندار ی عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع کیرنگ ڈاک خانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ جولائی حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- دو قطعات زمین مختلف قسم کی قیمتی ۵۰۰/- روپے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے والد مرحوم نے اپنی کچھ سی زمین اور مکان میری والدہ ماجدہ کے نام کر دی تھی۔ اور صاحبہ موصوفہ بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ جب بھی ان کی طرف سے مجھے کوئی جائیداد ملے گی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ تعالیٰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں گا۔ العبد سلطان خان۔ گواہ شد:- شریف خان۔ گواہ شد:- محمد علی خان

۷۶۸۰ منکہ سورو بی بی بیوہ داؤد خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمرہ ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن موضع کیرنگ ڈاک خانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ جولائی ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- زیورات طلائی ایک تولہ قیمتی ۶۰/- روپے زیورات نقرئی ۲ تولہ قیمتی ۲۰/- روپیہ اور نقد مبلغ ۲۰/- روپے میرے پاس موجود ہیں۔ لہٰذا کل جائیداد کی قیمت ۱۰۰/- روپے ہوئی جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد میری ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامۃ:- نشان انگوٹھا سورو بی بی۔ گواہ شد آفتاب الدین خان گواہ شد:- فیاض الدین

۷۶۸۱ منکہ شریف احمد ولد حکیم اللہ دتا صاحب قوم ارائیں پیشہ دکانداری عمر ۹ ۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دگانوالی ڈاک خانہ رسولپور ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے اس وقت میری ماہوار آمدنی ۲۰/- روپیہ ہے میں تا زیست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے

اکیس ہزار (۲۱) روپیہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسٰی نے وفات نہیں پائی بلکہ دو ہزار سال سے جسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اُتر آئیں گے۔ مہدی کا ظہور بھی ہوا جب وہ ظاہر ہوں گے۔ تب تمام جہان کے غیر مسلموں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے۔ اور ان کو اسلام منوائیں گے۔ بانی سلسلہ احمدیہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں نہ مسیح ہیں نہ مہدی نہ امتی نبی۔ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں نعوذ باللہ ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اپنے یہ عقائد ایک پبلک جلسہ میں حلفیہ بیان کریں۔ تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ اور ان کے ہم خیال جو ان کو اس حلف کے لئے تیار کریں گے۔ تو ان کو بھی دو ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ اس طرح مختلف ایک لاکھ روپیہ کے انعامات کا ایک رسالہ اردو اور انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے جس میں حلف کی عبارت شرائط انعامات مفصل طور پر بیان کی گئی ہیں۔ جو دوست منگانا چاہیں فوراً روانہ کیا جاتا ہے

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ شریف احمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ حکیم اللہ دتا امیر جماعت احمدیہ درگانوالی۔ گواہ شد:۔ عبدالوہاب۔

۷۶۸۴ منکہ شیخ شاہ جہان صاحب ولد شیخ جعفر طبیب قوم شیخ پیشہ زمینداری عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں: میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے چند قطعات زرعی زمین ۲۵ بیگہ مختلف اقسام کی قیمتی /۳۷۰۰ روپے۔ مکان رہائشی خام قیمتی /۳۰۰ روپے۔ لہٰذا کل جائیداد کی قیمت /۴۰۰۰ روپیہ بنتی ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ شاہ جہان احمدی۔ گواہ شد:۔ محمد شریف خان۔ گواہ شد:۔ منیر خان

۷۶۸۶ منکہ شیخ طاہر الدین صاحب ولد شیخ لعل محمد صاحب قوم شیخ پیشہ کاشتکاری و سرکاری نوکری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن موضع کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مختلف قطعات زرعی زمین ۱۸ ایکڑ قیمتی /۵۰۰۰ روپے اور رہائشی مکان خام قیمتی ایک ہزار روپیہ۔ لہٰذا کل جائیداد کی قیمت /۶۰۰۰ روپیہ بنتی ہے جس میں سے میرے ذمہ مبلغ /۳۰۰۰ روپیہ اپنی بی بی کے دین مہر کا دینا باقی ہے۔ اس لئے بقایا جائیداد مبلغ /۳۰۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا، اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ /۱۹۰ روپے ماہوار ہے پس تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر پنشن ہوجانے کی صورت میں آمد کی کمی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردوں گا۔ اور اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ شیخ طاہر الدین احمدی۔ گواہ شد عزیز الدین احمد پسر موصی۔ گواہ شد:۔ چودھری محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

۷۶۱۶ منکہ سولوی بی بی عرف خاتون بی بی زوجہ ناظر خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن موضع کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ صوبہ اڑیسہ ضلع پوری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ جون ۱۹۴۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے پانچ بیگہ زرعی زمین جو میرے خاوند ندکور نے مجھے میرے مہر مبلغ /۵۰۰ روپیہ کے عوض میں دی ہے۔ اور جو زیورات طلائی اور نقرئی ہیں جن کی مجموعی قیمت /۱۰۰ روپیہ ہوگی۔ لہٰذا اس /۶۰۰ روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ سولوی بی بی عرف خاتون بی بی۔ گواہ شد:۔ ناظر خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

۷۶۶۹ منکہ پاٹ بی بی بیوہ عرفان خان مرحوم قوم پٹھان عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن موضع کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک قطعہ زرعی زمین نصف بیگہ قیمتی /۶۰ روپے۔ اور زیور نقرئی قیمتی /۴۰ روپے جس کی کل میزان /۱۰۰ روپیہ بنتی ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

کاتب الحروف چودھری محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا پاٹ بی بی موصیہ گواہ شد:۔ آفتاب الدین خان گواہ شد:۔ فیاض الدین خان

۷۶۹۶ منکہ محمد عاشق واقف زندگی ولد منشی نور محمد صاحب پٹواری قوم راجپوت عمر ... پیشہ واقف زندگی عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ خاکسار واقف زندگی ہے اس وقت خاکسار کو حضور کی طرف سے /۲۱ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ مرنے کے وقت جو جائیداد میری ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آمد کی کمی بیشی پر عمل کرونگا۔ العبد:۔ محمد عاشق کارکن دفتر تحریک جدید۔ گواہ شد:۔ ذوالفقار علی خان گواہ شد:۔ مرزا محمد یعقوب پریذیڈنٹ حلقہ مسجد مبارک قادیان

آپکی ضروریات
کے لئے
کافی کپڑا موجود ہے

مگر ضرورت سے زیادہ مت خریدیے
اگر آپ اپنی ضرورت سے زیادہ خریدیں۔ تو دوسروں کو ان کی ضروریات سے محروم کریں گے۔ نیز منافع خوروں اور خود غرض ذخیرہ اندوزوں کا حوصلہ بڑھائیں گے۔ جو سخت قلت کا بہانہ کر کے آپ کو زیادہ دام ادا کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ کسی صورت میں حکومت کی مقرر کی ہوئی قیمتوں سے زیادہ مت ادا کیجئے۔ یہ قیمت عموماً خود کپڑے پر چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر نہ ہو تو دکاندار سے کہیے کہ آپکو کپڑے کی صحیح قیمت داموں کی سرکاری فہرست میں دکھائے۔ اسے قانوناً یہ فہرست دکھانا لازم ہے۔

AAA 1376
CONTROL

اطلاع ضروری

بابو سراج دین صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر ساکن محلہ دارالفضل قادیان سے ایک قطعہ اراضی تقریباً چار کنال واقعہ نزد پولیس چوکی متصل رتی چھلہ قادیان کا مجھ سے سودا ہو چکا ہے۔ اور وہ مجھ سے کچھ روپیہ بھی لے چکے ہیں کوئی صاحب اس قطعہ کو خریدنے کی کوشش نہ کریں ورنہ وہ اپنے نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

عبدالرحیم پراچہ قادیان

ضرورت رشتہ

ایک انٹرنیس پاس امور خانہ داری سے واقف عمر ۱۷ سال کی لڑکی کے لئے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ مخلص دیندار مبائع احمدی برسر روزگار رشتہ کی ضرورت ہے

الف ۔ ی

معرفت مرزا عبدالحق صاحب

امیر جماعت احمدیہ گورداسپور

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ:۔ ایک روپیہ چار آنہ
مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ بارہ روپے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن یکم اکتوبر۔ یورپ کے مغربی مورچے پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ کیلے کی جرمن فوج نے ۲۴ گھنٹہ کی مہلت حاصل کی تھی تاکہ شہری منتقل ہو سکیں۔ ۱۲ گھنٹے میں دس ہزار باشندے منتقل ہو چکے تھے۔ اُمید ہے مہلت مقررہ میں باقی بھی شہر سے نکل جائیں گے۔ مقررہ مدت پوری ہونے پر کینیڈی فوج نے حملہ کر دیا۔ اور شہر میں کچھ حصہ اتحادی فوج کا داخل ہو چکا ہے۔ تیرہ سو جرمن قیدی گرفتار ہوئے۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ جرمنوں نے نیمیگاں میں کئی حملے کئے۔ جن کو روک لیا گیا۔ ان کی کوششیں ناکام رہیں۔ اور ۳۳ ہوائی جہاز برباد کئے گئے۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ کل روہر کے علاقے پر بمباری کی گئی۔ آرنہم میں جرمن کمک ورسد کے راستوں پر بمباری کی گئی۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ اٹلی میں فوج بولونیا کی طرف برابر بڑھ رہی ہے۔ موسلادھار بارش کی وجہ سے دریاؤں میں سیلاب آگئے۔ اور کارروائی میں روک پڑ رہی ہے رمنی سے دس میل آگے بڑھ چکے ہیں۔

واشنگٹن یکم اکتوبر۔ بحرالکاہل میں بورنیو کے کنارے پانچ جاپانی جہازوں کو ڈبو دیا گیا۔ اور ہلمہیرا کے پاس دو بحری کو

لنڈن یکم اکتوبر۔ فرانس کا جنگی بیڑہ بھی جاپان کے خلاف حصہ لے گا۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ روسی فوجیں یوگوسلاویہ میں ۳۰ میل اندر چلی گئی ہیں ہنگری کی مشرقی سرحد پر ۵۰ میل چوڑے مورچے پر لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں لکھا گیا ہے کہ اٹلی میں گوتھک لائن کو مکمل طور پر توڑ دیا گیا ہے۔ جرمنوں کو ان کے آخری پہاڑی مورچوں سے بھگایا جا رہا ہے۔ بولون کی طرف اتحادیوں کی پیش قدمی جاری ہے۔

واشنگٹن یکم اکتوبر۔ امریکہ نے پالاؤ کے دو مزید جزیروں میں بحری فوجیں اتار دی ہیں۔ فوج کشی سے پہلے امریکی جہازوں سے خوفناک گولہ باری کی گئی دشمن کی مزاحمت معمولی تھی۔ جس پر غلبہ پا لیا گیا۔ امریکنوں نے دونوں جزیروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے دارالعوام میں برما کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت برما میں لڑنے والی فوج کے خاص مسائل کا بخوبی احساس کرتی ہے۔ اس فوج کے محبوب کمانڈر انچیف لارڈ مونٹ بیٹن پھر لنڈن پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ آج لنڈن کے علاقہ اور چند دیگر علاقوں پر جرمنوں کے اڑن بموں کا حملہ ہوا۔ جس سے کچھ اشخاص ہلاک وزخمی ہوئے۔ دشمن کے کئی اڑن بموں کو تباہ کر دیا گیا۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ مارشل ٹیٹو کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ یوگوسلاویہ کے صدر مقام بلگریڈ کے جنوب مغرب اور مشرق میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ مغربی سربیا میں دشمن کی آٹھ چوکیوں پر قبضہ کیا جا چکا ہے۔

ماسکو یکم اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ لینن گراڈ کے محاذ پر ۱۷ سے ۳۰ ستمبر تک ۳۰ ہزار سے زیادہ جرمن سپاہی ہلاک ہوئے ہیں۔ تقریباً سولہ ہزار جرمنوں کو قیدی بنایا گیا۔ ریگا کی کھاڑی میں ایک زبردست بحری تصادم ہوا ہے۔ ابھی تک جرمنوں نے اپنے جہاز لنگر انداز کئے ہوئے ہیں تاکہ وہ اسٹونیا میں محاصرہ میں آئی ہوئی فوجوں کے بچے کھچے سپاہیوں کو نکال سکیں۔

واشنگٹن یکم اکتوبر۔ مسٹر فلپس نے اعلان کیا کہ وہ صدر روزویلٹ کے نمائندہ کی حیثیت سے دہلی واپس آ رہے ہیں۔

کراچی یکم اکتوبر۔ کراچی میں کئی سو عازمین حج پہنچ چکے ہیں۔ اور حاجی کیمپ میں ان کی دیکھ بھال کا خاطر خواہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ توقع ہے کہ اس سال ہندوستان سے تقریباً سات ہزار اشخاص عازم بیت اللہ ہوں گے۔

کانڈی یکم اکتوبر۔ پانچویں ہندوستانی ڈویژن جاپانیوں کو ٹڈیم سے پیچھے ہٹانے کے لئے فیصلہ کن حملے کے لئے تیار کھڑی ہے جس جگہ سے جاپانیوں کا ہٹانا مقصود ہے۔ وہ ٹڈیم روڈ کا ایک تین ہزار فٹ ایسا بلند حصہ ہے جہاں سڑک ۴۰ چکر کاٹتی ہے۔ اس جنگ کا ابتدائی مرحلہ اتحادی گشتی دستوں پر ہلکی مشین گنوں اور توپ خانے کے حملے سے شروع ہوا۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ پارلیمنٹ میں سر ایڈورڈ گرگ سابق انڈر سکرٹری صیغہ جنگ نے جو فوجی ماہر سمجھے جاتے ہیں یہ تجویز پیش کی ہے کہ برطانی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کو پولینڈ کا قضیہ نپٹانے کے لئے ماسکو بھیجا جانا چاہیے ہمارا اصول یہ ہونا چاہیئے کہ ہم آزاد اور مضبوط پولینڈ کی حمایت کریں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کریں کہ دنیا کے اس حصے میں روس کو ویسا ہی خاص رسوخ حاصل ہے جیسا کہ ہم دنیا کے دوسرے حصوں میں اپنا چاہتے ہیں

کلکتہ یکم اکتوبر۔ ڈائرکٹر آف پبلک انفارمیشن بنگال کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق ہفتہ مختتمہ ۲۹ ستمبر کے دوران میں کلکتہ کے ہسپتالوں میں ۲۰۴ مفلس ونادار داخل کئے گئے۔ اسی عرصہ کے دوران میں کلکتہ کے مضافات ہسپتالوں میں ۵۸ اشخاص بھوک سے مر گئے اور ۳۵ اشخاص ڈسچارج کئے گئے

لنڈن یکم اکتوبر۔ پولش گورنمنٹ کو یہاں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وارسا میں پولش باشندے ۷ ہفتوں سے جرمنوں سے لڑ رہے ہیں۔ اور اب ان کی حالت یہ ہو گئی ہے کہ وہ کتے کھانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ جو خوراک پہنچائی جاتی ہے وہ کافی نہیں ہے

کلکتہ یکم اکتوبر۔ آج جو سینما کے اشتہار تقسیم ہوئے وہ بیڑی کے پتوں پر چھپے ہوئے ہیں۔ کاغذ کی بچت کے لئے یہ جدت کی گئی ہے۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ حکومت نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ برطانیہ میں بھی تیل کے چشمے ہیں۔ یہ اعلیٰ قسم کا پٹرول ہے اور اس کی پیداوار ۲ کروڑ ۷۰ گیلن سالانہ ہوتی ہے۔

نئی دہلی۔ یکم اکتوبر۔ وہ ہزاروں اطالوی جو ہندوستان میں جنگی قیدیوں کی حیثیت سے ہیں۔ جاپان کے خلاف جنگی سرگرمی میں پورا پورا حصہ لے رہے ہیں۔ جب یہ لوگ جنگی قیدیوں کے کیمپ میں آئے۔ ان میں سے بہت سے فسطائیت کے سرگرم مخالف تھے۔ باقی اطالویوں نے بھی بعد میں انگریزوں کے ساتھ کام کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ جس وقت اٹلی کو شریک جنگ تسلیم کر لیا گیا۔ تو یہ ممکن ہو گیا کہ ان میں سے بعض کو ملازمت دی جائے۔ اگرچہ ان سب کے لئے کوئی کام فراہم نہیں ہو سکا جنہوں نے امداد کرنے کی خواہش کی تھی۔

اطالوی رضاکاروں کی جماعتوں نے تدریجاً کیمپوں کو چھوڑ دیا۔ اور ان کے دستے مرتب کر لئے گئے۔ ان کی اکثریت اب بھی اصولی لحاظ سے جنگی قیدی ہے۔ یہ لوگ آجکل تمام ہندوستان کے کارخانوں۔ جہاز کی گودیوں۔ ہسپتالوں۔ ہسیوں نقل وحمل کی کمپنیوں اور تعمیری کاموں میں مصروف نظر آتے ہیں۔ یہ لوگ جہاں جاتے ہیں اعلیٰ معیاری کام کرتے ہیں۔

لنڈن یکم ستمبر۔ نانسی اور جرمن سرحد کے درمیان ڈیوز کے مغرب میں ایک پوری جرمن بلیٹن کو گھیر کر فنا کر دیا گیا۔ ۱۳۰ جرمن ٹینک برباد کر دیئے گئے

لنڈن یکم اکتوبر۔ کیلے پر اتحادی فوج کا پوری طرح قبضہ ہو چکا ہے۔ کل آدھی رات کو جرمنوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ شہر کا جرمن کمانڈر بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

دوسری برطانوی فوج کو روکنے کے لئے جرمن بار بار حملے کر رہے ہیں۔ اگرچہ سود تیسری امریکن فوج میٹز کے تنگ رستے کے لئے سخت لڑائی لڑ رہی ہے۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ اب یہ خبر آ گئی ہے کہ روسی ڈینیوب کو پار کر کے آئرن گیٹ کے پاس یوگوسلاویہ میں داخل ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن۔ یکم اکتوبر۔ کل صرف ایک امریکن بمبار نے بورنیو میں چار ہزار ٹن کے ایک مال لے جانے والے جہاز اور پندرہ پندرہ سو ٹن کے تین جہازوں کو سمندر کی تہہ میں پہنچا دیا۔ بورنیو کے مشرقی کنارے پر پالک پاپن سے جاپانی ٹھکانوں پر سات اتحادی ہوائی جہازوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah